بارواں ہفتہ(نصاب)

(تعارف حدیث: تاریخ حدیث،اقسام وعلوم الحدیث،حدیث وسنت میں فرق،حدیث کی دینی حیثیت)

مطالعہ وتعارف حدیث

Basic Concepts of Hadith

حدیث کا مفہوم واقسام:

حدیث کا لغوی معنی:''بات چیت کرنا، گفتگو کرنا،اورنئی چیز'' ہے۔

اصطلاح میں حدیث سے مراد رسول اللہ ﷺ کا قول، فعل اور تقریر ہے۔

حدیث کی مشہور تین قسمیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ قولی حدیث:

جس میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک کا ذکر کیا گیا ہو، مثلاً حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'' (اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے) نیز تمام اذکار اور دعائیں وغیرہ قولی احادیث ہی کی مثالیں ہیں۔

2۔ فعلی حدیث:

وہ حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ کے افعال کا بیان ہو: مثلاً نماز، وضو، اعتکاف اور دیگر افعال کی ادائیگی کا طریقہ وغیرہ۔اب نماز پڑھنے کا طریقہ، وضو کرنے کا طریقہ وغیرہ فعلی حدیث میں شمار ہوتا ہے۔

3۔ تقریری حدیث:

تقریری حدیث سے مراد دین کے معاملے میں صحابی کا وہ قول اور فعل ہے جس پر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو۔ مثلاً ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور سلام پھیرنے کے بعد اس نے اٹھ کر دوبارہ نماز پڑھنا شروع کر دی، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ اس نے کہا جی میں نے پڑھی

ہے،اس پر آنحضرت ﷺ نے پوچھا پھر ’’تم نے یہ کون سی نماز پڑھی ہے‘‘؟اس نے کہا ’’میری سنتیں رہ گئی تھیں ان کو میں نے اب ادا کیا ہے تو آپ ﷺ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔(صحیح ابن حبان)

حدیث اور سنت میں فرق:

سنت کے لغوی معنی راستہ اور طریقہ ہے، اصطلاح میں سنت سے مراد حضورؐ کی عبادت کی ادائیگی کا وہ طریقہ ہے جس پر آپؐ نے ہمیشگی فرمائی ہو۔

حدیث اسے کہتے ہیں جس میں آپؐ کے قول، فعل یا تقریر میں سے کسی کو بیان کیا گیا ہو۔ جیسے آپ ﷺ کا فرمان ہے: ’’صَلُّوْ كَمَارَ اَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ‘‘ (جیسے مجھے نماز پڑھتا دیکھو ویسے نماز پڑھو)

اب یہ فرمان نبوی ﷺ حدیث کہلاتا ہے مگر جس طریقہ سے آپ پڑھتے تھے نماز کی ادائیگی کا وہ طریقہ سنت کہلاتا ہے۔

اصول حدیث کی اہم اصطلاحات

- ☆ **حدیث متواتر:** متواتر وہ حدیث ہے جسے ایک بڑی جماعت روایت کرے کہ عادتاً اس کثرتِ تعداد کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو اور یہ جماعت جس دوسری جماعت سے روایت کرتی ہو وہ بھی اسی طرح کی ہو اور یہ وصف ہر طبقہ میں ہو۔اقسام: (۱) متواتر لفظی کا مطلب ہے کہ جس کے لفظ اور معنی میں تواتر ہو، (۲) متواتر معنوی کا مطلب ہے کہ جس حدیث کے معنی تواتر سے ثابت ہوں مگر لفظ سے نہیں۔
- ☆ **حدیث مشہور:** وہ حدیث ہے جسے تین یا تین سے زائد افراد ہر طبقہ میں نقل کریں مگر وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچی ہو۔
- ☆ **حدیث عزیز:** وہ حدیث ہے جس کے راوی سند کے تمام طبقوں میں دو سے کم نہ ہوں۔
- ☆ **حدیث غریب:** وہ حدیث جس کی سند کے کسی طبقہ میں ایک راوی رہ جائے۔
- ☆ **حدیث قدسی:** وہ حدیث ہے جو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہم تک منقول ہو اور آپ ﷺ اس کی سند اللہ تک بیان کرتے ہوں۔
- ☆ **حدیث مرفوع:** جس قول، فعل یا تقریر کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔
- ☆ **حدیث موقوف:** وہ قول یا فعل جس کی نسبت صحابی کی طرف ہو۔
- ☆ **حدیث مقطوع:** وہ قول یا فعل جس کی نسبت تابعی کی طرف ہو۔
- ☆ **صحیح حدیث:** وہ حدیث جس کو صاحب عدالت اور ضابط راوی دوسرے عادل وضابط راوی

سے روایت کرے، اس کی سند متصل ہو اور وہ معلل یا شاذ نہ ہو۔

☆ **حسن حدیث**: وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو اور جس کا راوی صاحب عدالت ہو مگر قلیل الضبط ہو اور اس میں شذوذ و علت بھی نہ ہو۔

☆ **ضعیف حدیث**: وہ حدیث جس میں صحیح و حسن کی صفات نہ پائی جاتی ہوں۔

☆ **مرسل حدیث**: وہ حدیث جسمیں تابعی صحابی کا واسطہ چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ سے نقل کرے

☆ **حدیث معضل**: وہ حدیث جس میں دو یا دو سے زیادہ راوی پے در پے ساقط ہو گئے ہوں۔

☆ **منقطع حدیث**: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو اور اس میں انقطاع کسی بھی طبقہ میں ہو۔

☆ **متصل حدیث**: اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند شروع سے آخر تک متصل ہو۔ کوئی راوی چھوٹا نہ ہو خواہ وہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف یا مقطوع۔

☆ **موضوع حدیث**: موضوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو گھڑ کر جھوٹ موٹ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دیا جائے۔

☆۔ **متفق علیہ**: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں حدیث کی کتابوں میں ایک جیسے الفاظ یا معمولی الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ موجود ہے۔

☆ **صحاح**: یہ صحیح کی جمع ہے، اس سے حدیث کی وہ کتابیں مراد ہیں جن میں اس کے مولفین نے اپنی اپنی شرائط کے مطابق صحیح احادیث ذکر کی ہوں۔ مثلاً: الصحیح البخاری، الصحیح المسلم، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان وغیرہ

☆ **جوامع**: یہ جامع کی جمع ہے اور جامع احادیث کی ان کتابوں کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مضامین (سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، اشراط الساعہ، احکام، مناقب) کی احادیث جمع کر دی گئی ہوں۔ مثلاً: الجامع الصحیح البخاری، الجامع الصحیح المسلم، جامع الترمذی وغیرہ۔

☆ **السنن**: یہ سنت کی جمع ہے اور سنن اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو ابواب فقہیہ کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہو، مثلاً: سنن الدارمی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داود وغیرہ۔

حدیث کی دینی حیثیت

حدیث کی دینی حیثیت اور ضرورت و اہمیت کے دلائل درج ذیل ہیں۔

1۔ **نبی کریم ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے:**

نبی رحمت ﷺ کی ذات مقدسہ ہر طرح کے لوگوں کے لئے ہر قسم کے معاملے میں بہترین نمونہ ہے اور اس اسوہ حسنہ کی عملی وضاحت احادیث میں موجود ہے گویا قرآن کو اصول وضوابط اور ٹیکسٹ بک کی حیثیت حاصل ہے اور حدیث کو ہیلپنگ بک کے طور پر متعارف کروایا گیا ہے تو اس اعتبار سے دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (الاحزاب(21:33)

(یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے)

2۔ اتباع نبوی ﷺ کا حکم الٰہی:

حضور اکرم ﷺ کی اتباع کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حدیث کو من وعن تسلیم کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم یقیناً آپ ﷺ کی بلند و بالا شرعی حیثیت کی بدولت ہی دیا ہے، فرمان الٰہی ہے:

" فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.... وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (سورۃ الاعراف:158)

(پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔۔۔اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا سکو)۔

3۔ رسول ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اکثر مقامات پر اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو لازمی قرار دیا ہے، جس سے واضح طور پر پتہ چل رہا ہے کہ نبی ﷺ کی احادیث کے سامنے سر جھکانے میں ہی عافیت ہے ان کے انکار یا تاویل سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہوگی۔ رسول ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (النساء(4):80)

(یعنی جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

4۔ امر ونہی میں اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم خداوندی:

آپ ﷺ دین کے معاملے میں کوئی بات اللہ کی منشاء ومرضی کے بغیر نہیں کرتے، اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ آپ ﷺ جس چیز کا حکم دیں اسے بجالائیں اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جائیں، ارشاد ربانی ہے:

"وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" (الحشر(59):7)

(اور محمد ﷺ جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رُک جاؤ)۔

حدیث کے مطالعہ کے بغیر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ رسول کریمؐ نے کس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کس چیز سے منع فرمایا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کیسے ہوگی کہ تم رسولؐ کی اطاعت کرو۔

5۔ آپ ﷺ کی اطاعت سے ہدایت الٰہی وابستہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی ہدایت اور دارین کی کامیابی کو حضور ﷺ کی اطاعت سے وابستہ کیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

"وانْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا" (النور (24):54)

(یعنی اگر تم رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایات پا جاؤ گے) اور گمراہی کی بابت فرمان الٰہی ہے۔

" وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِیْنًا" (احزاب (33):34)

(اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تو وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا)

یعنی اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ ہم رسولؐ کی نافرمانی سے تبھی بچ سکتے ہیں کہ ہمیں آپؐ کے اوامر ونواہی معلوم ہوں۔ اور وہ حدیث سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔

6۔ اللہ کی محبت حضور ﷺ کی اتباع سے مشروط ہے:

ہمیں اللہ سے محبت کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ یہ طریقہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بتا دیا ہے کہ جو میری محبت کے حصول کے خواہش مند ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اتباع کریں، ارشاد الٰہی ہے:

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ" (آل عمران (3):31)

(اے نبی کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو پھر میری پیروی کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تم سے محبت کرے گا)

7۔ تاریخی واقعات کی معرفت:

عہد نبویؐ کو تاریخ اسلام بلکہ انسانیت میں اہم ترین حیثیت حاصل ہے اور اس مبارک دور میں ہونے والے واقعات کا علم ہمیں حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ سیرت ومغازی اور اس دور کی تاریخ کی کتابیں احادیث کے مطالعہ سے ہی مرتب ہوئی ہیں۔ اگر ہم حدیث کو چھوڑ دیں تو اس اہم ترین عہد کے بارے میں تاریکی میں پڑ جائیں گے۔ پھر اس دور کے کئی اہم واقعات کی طرف قرآن حکیم میں اشارے ملتے ہیں جن کی تفصیل حدیث میں موجود ہے، تو اس اعتبار سے بھی حدیث کا مطالعہ اہمیت کا حامل ہے۔

8۔ قرآن مجید کے مبہم ومجمل احکام کی وضاحت:

قرآن حکیم میں بہت سے احکام مجمل طور پر بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم میں نماز، زکوٰۃ

اور روزہ کا حکم آیا ہے۔تو قرآن نے ان سب کے تفصیلی احکام بیان نہیں فرمائے۔ان مجمل احکام کی تفصیلات رسول کریم ﷺ نے نہ صرف بتائی ہے بلکہ عمل کرکے بھی دکھایا۔''نماز ایسے پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے دیکھو''۔اور قرآن مجید میں زکوۃ کا حکم ہے مگر کب، کس کو اور کتنی دینی ہے اس کی وضاحت حدیث میں ہے۔

09۔ اجماع امت:

امت کے تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن پاک کے بعد سنتِ رسول ﷺ اسلامی قوانین کا دوسرا ماخذ ہے، ہر دور میں علماء اسلامی احکام اور ان کی وضاحت کے لئے، حدیث سے رجوع کرتے رہے ہیں، آپ ﷺ حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجنے لگے تو ان سے پوچھا: ''اگر کوئی حکم تمہیں اللہ کی کتاب میں نہ ملا تو کیا کرو گے؟ انھوں نے جواب دیا: پھر میں اسے سنتِ رسول ﷺ میں تلاش کروں گا'' اس جواب کو آنحضرت ﷺ نے پسند فرمایا۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کے بعد سنتِ رسول ﷺ اسلامی قوانین کا سب سے بڑا ماخذ ہے۔

خلاصہ بحث یہی ہے کہ مستند حدیث کی دینی حیثیت وہی ہے جو اللہ تعالی کے کلام قرآن مجید کی ہے کیونکہ دونوں کا مصدر وحی ہی ہے۔

صحاح ستہ

صحاح صحیح کی جمع ہے اور ستہ عربی زبان میں چھ کو کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ احادیث کی وہ چھ مستند کتب جن کی صحت پر محدثین نے اتفاق کیا ہے۔ان کا تعارف اختصار سے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

☆۔ صحیح بخاری از امام بخاریؒ محمد بن اسماعیل (194ھ۔256ھ)

امام بخاریؒ بخارا میں پیدا ہونے کی وجہ سے بخاری کہلوائے، علمائے امت نے اس کتاب کو ''اصح الكتب بعد كتاب الله'' کا لقب دیا، اس میں سولہ سال کی لگاتار محنت سے 9082، اور بعض جگہ ان کی تعداد 7675 احادیث ہیں اور تکرار کے بغیر چار ہزار ہیں۔صحیح بخاری کی مشہور ترین شرح فتح الباری از ابن حجر عسقلانیؒ (773ھ۔852ھ) ہے۔

☆۔ صحیح مسلم از امام مسلمؒ بن حجاج قشیری (204ھ۔261ھ)

اس کتاب میں بارہ ہزار کے قریب روایات ہیں۔مکررات کو نکال کر یہ تعداد چار ہزار رہ جاتی ہے، صحیح مسلم کی مشہور شرح ''المنهاج فی شرح مسلم''النووی ہے جو یحیٰ بن شرف الدین (631ھ۔676ھ) کی ہے۔

نوٹ: امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کو علم حدیث میں ''شیخین''، اور ان کی کتابوں کو ''صحیحین'' کہا جاتا ہے، جو حدیث دونوں کتابوں میں موجود ہو، اسے ''متفق علیہ'' کہتے ہیں۔

☆۔ **السنن ابی داود از امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث (202ھ۔275ھ)**

اس کتاب میں 4800، احادیث ہیں، موصوف کی پیدائش سجستان میں ہوئی اور بصرہ میں وفات پائی۔ اس کی مشہور شرح غایۃ المقصود از مولانا شمس الحق عظیم آبادی (متوفی 1329ھ) اور بذل المجھود فی شرح سنن ابی داود از مولانا خلیل الرحمٰن سہارنپوریؒ (متوفی 1352ھ) ہے۔

☆۔ **السنن الترمذی از امام ترمذی ابوعیسی محمد بن عیسیٰؒ (209ھ۔279ھ)**

موصوف ترمذ (ترکستان) میں پیدا ہوئے اور یہ علاقہ بخارا سے پندرہ میل کے فاصلے پر ہے، اس حدیث کی کتاب میں تکرار کے بغیر تقریبا 2292 روایات موجود ہیں۔

آپ 279ھ بستی بوغ میں دفن کیے گئے جو ترمذی سے چھ فرسخ (میل) کی مسافت پر ہے۔ اس کی مشہور شرح تحفۃ الاحوذی از عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ (متوفی 1353ھ) ہے۔

☆۔ **السنن النسائی از امام نسائی احمد بن شعیبؒ (215ھ۔303ھ)**

اس کتاب میں 5761، روایات ہیں۔ موصوف خراسان کے شہر نساء میں پیدا ہوئے۔ صفر سن 303ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ موصوف نے ''سنن کبری'' کا اختصار کر کے سنن نسائی یا السنن الصغری کو مرتب کیا۔ اس کی شرح زہر الربی علی المجتبی از جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کی ہے اور التعلیقات السّلفیہ از عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ ہے۔

☆۔ **السنن ابن ماجہ از امام ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینیؒ (209ھ۔273ھ)**

آپؒ قزوین میں پیدا ہوئے جو کہ ایران کا شہر ہے۔ موصوف کی کتاب السنن ابن ماجہ میں چار ہزار احادیث ہیں، اس کی مشہور شرح مصباح الزجاجہ از حافظ جلال الدین سیوطی ہے۔

اصول اربعہ

درج ذیل کتابیں اہل تشیع کی مستند ترین کتب حدیث شمار کی جاتی ہیں:

1۔ **الکافی:** یہ ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی کی تالیف ہے جو 339ھ میں فوت ہوئے۔

2۔ **من لا یحضرہ الفقیہ:** یہ ابوجعفر محمد علی بن بابویہ القمی کی تالیف ہے جو 381ھ میں فوت ہوئے۔

3۔ **الاستبصار:** یہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطّوسی کی تالیف ہے۔ جو 460ھ میں فوت ہوئے۔

4۔ **تہذیب الاحکام**: یہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی کی تالیف ہے جو 460ھ میں فوت ہوئے۔